روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

بدھ 5 نومبر 2014ء 11 محرم 1436 ہجری 5 نبوت 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 249

مخلوق کا ہمدرد

حضرت عبداللہؓ ابن مسعود بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔

تمام مخلوقات اللہ تعالیٰ کی عیال ہیں اور اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوقات میں سے وہ شخص بہت پسند ہے جو اس کی عیال یعنی مخلوق کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے۔

(مشکوٰۃ باب الشفقہ والرحمۃ علی الخلق)

هم احمدیوں کا کام ہے کہ حکمت اور محنت سے خیر اور بھلائی کی دینی تعلیم کو ہر دل میں گاڑ دیں

تمام دنیا کی روحانی اور مادی امداد کرنا ہمارے بنیادی فرائض میں سے ہے

ہر جگہ داعیان الی اللہ کی تعداد کو بڑھانا اور فعال کرنا بہت ضروری ہے، نظام جماعت توجہ کرے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 31/ اکتوبر 2014ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 31/ اکتوبر 2014ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ حسب معمول ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور آنحضرت ﷺ پر ایمان لانے والوں کی نسبت خدا فرماتا ہے کہ تم دنیا کی بہترین قوم ہو جو دنیا کے فائدہ کے لئے پیدا کئے گئے ہو، لیکن آج ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا خوفزدہ ہے بوجہ دہشت گردی اور عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کو بلا امتیاز قتل کرنے کے۔ فرمایا کہ جو نظریات کے اختلاف کی وجہ سے لوگوں کو اپنا غلام بنا رہے ہوں وہ دنیا کی خیر اور بھلائی چاہنے والے کیونکر ہو سکتے ہیں۔ ہم احمدیوں کے لئے اس میں شرمندگی، غم اور تکلیف کی بات تو ضرور ہے کہ پیارے نبی ﷺ جو رحمۃ للعالمینؐ ہیں ان کی طرف منسوب ہونے والوں کے یہ عمل ہیں، دین حق کو بدنام کیا اور آنحضرت ﷺ کے پاک اسوہ کو بھی غلط رنگ میں پیش کرنے والے بن رہے ہیں لیکن ایک احمدی ہونے کی حیثیت سے ہمیں ناامیدی اور مایوسی بالکل نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ دنیا کو بھلائی کی طرف بلانا اور ہر ایک کی بھلائی چاہنا اور ہر احمدی کا فرض ہے۔ دنیا میں امن کے قیام، برائیوں سے روکنے اور دنیا کو فسادوں سے دور رکھنے کی بھرپور کوشش کرنا بھی ہمارا کام ہے۔ ہم ان لوگوں کے بھی اور تمام مذاہب والوں کے بھی خیر خواہ ہیں اور ان کی بھلائی چاہتے ہیں، ہم نے ہی انہیں نیکیوں پر چلنے اور برائیوں سے رکنے کے راستے دکھانے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے **اخرجت للناس** کہہ کر ہمارا میدان عمل بہت وسیع کر دیا ہے۔ پس ہم نے دنیا کی بھلائی اور بہتری اور خیر خواہی کے لئے ان کو خدا تعالیٰ تک پہنچنے کے صحیح راستے دکھانے ہیں۔ انہیں خدا تعالیٰ کے حکموں پر چلنے کی تلقین کرنی ہے۔ انہیں بتانا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑو تا کہ بہتر انجام پاؤ۔ فرمایا کہ یہ باتیں ہم کسی کو اس وقت تک نہیں سمجھا سکتے جب تک ہم خود اپنے انجام پر نظر رکھنے والے نہ ہوں۔ پس ایک بہت بڑا کام ہے جسے فکر کے ساتھ اور اپنے جائزے لیتے ہوئے ہم نے سرانجام دینا ہے۔ پھر فرمایا کہ اس کام کی انجام دہی کے لئے ہمیں بہت سی مشکلات بھی پیش آئیں گی اور مذہبی مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑے گا مگر یہ بھی ہمیشہ یاد رکھیں کہ سچی اور الٰہی جماعتوں کے ساتھ ہمیشہ ایسا ہوتا ہے۔ ان مخالفتوں سے کبھی گھبرانا نہیں۔ الٰہی وعدے حضرت مسیح موعود کے ساتھ ہیں اور پھر خدا تعالیٰ کی طرف سے بے شمار فعلی شہادتیں اس بات کی گواہی دے رہی ہیں کہ خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہے پس دنیا جو چاہے ہم سے سلوک کرے یہ ان کا کام ہے۔ خدا تعالیٰ کی تائیدات ہمارے ساتھ ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق دنیا کی خیر چاہتے ہوئے ہم نے آنحضرت ﷺ کے لائے ہوئے دین کو اور قرآن کریم کی خوبصورت تعلیم کو دنیا میں پھیلانے کے کام کو آگے بڑھاتے چلے جانا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں دنیا کی بہترین قوم قرار دیا ہے تو ہم نے خیر بانٹنے سے کبھی پیچھے نہیں ہٹنا اور دین حق کا پیغام دنیا میں پھیلانے اور انہیں خدائے واحد کی طرف بلانے سے بڑھ کر اور کوئی خیر نہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے ہمیں تعلیم دی ہے کہ دشمنوں کے لئے بھی دعا کرو اور ان کے لئے خیر چاہو اور انہیں خیر پہنچاؤ۔ حضرت مسیح موعود نے اس زمانے میں اپنے آقا ومطاع حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی غلامی میں اپنے مخالفین کے لئے بھی خیر طلب کرنے کا بہترین نمونہ پیش کیا ہے۔ پس ہمارا زور بھی حضرت مسیح موعود اور آنحضرت ﷺ کی پیروی میں اس بات پر ہونا چاہئے کہ لوگ تباہی سے بچ جائیں اس کے لئے ہمیں درد دل سے دعائیں کرنے کی بھی ضرورت ہے اور کوشش کی بھی ضرورت ہے۔ فرمایا کہ اس کے علاوہ مادی مدد اور خیر بھی ہمارے ذمہ لگائی گئی ہے۔ صرف اپنوں کے بھوک، ننگ اور بیماریوں کو ختم کرنے کے لئے کوشش نہیں کرنی بلکہ غیروں اور ہر ضرورت مند کے لئے بھی ہماری کوشش ہونی چاہئے۔ قرآنی تعلیم کے مطابق روحانی اور مادی مدد بلا امتیاز ہم نے ہر ایک کی کرنی ہے۔ ہمیں اپنے خیر کے دائرے کو وسیع سے وسیع تر کرتے چلے جانا چاہئے۔ حضور انور نے آنحضرتؐ کی دنیا کی خیر خواہی کی مثالیں بیان فرمائیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ ہمارا انحصار دنیا والوں پر نہیں بلکہ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہے اور اسی سے مدد طلب کرنا ہے۔ پس آج مسیح موعود کے غلاموں کا یہ کام ہے کہ حکمت اور محنت سے خیر اور بھلائی کی دینی تعلیم کو ہر دل میں گاڑ دیں اور اس کے لئے بھرپور کوشش کریں۔ اس کے لئے دنیا میں ہر جگہ داعیان الی اللہ کی تعداد کو بڑھانے اور فعال کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ افراد جماعت اور نظام جماعت کو بھی اس طرف توجہ دینے کی بھرپور توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خطبہ جمعہ سے ہر ایک کی تربیت ہوتی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

''حضرت مصلح موعود کے خطبات آپ کے قریب بیٹھ کر سننے کا موقع ملتا تھا تمام دنیا کے مسائل کا آپ کے خطبات میں مختلف رنگ میں ذکر آتا چلا جاتا تھا۔ دین کا بھی ذکر ہوتا اور دنیا کا بھی پھر ان کے باہمی تعلقات کا ذکر ہوتا تھا۔ سیاست جہاں مذہب سے ملتی ہے یا جہاں مذہب سے الگ ہوتی ہے غرضیکہ ان سب مسائل کا ذکر ہوتا تھا۔ چنانچہ قادیان میں یہ ہی جمعہ تھا جس کے نتیجہ میں ہر کس و ناکس ہر بڑے چھوٹے اور ہر تعلیم یافتہ وغیر تعلیم یافتہ کی ایک ایسی تربیت ہو رہی تھی جو بنیادی طور پر سب میں قدر مشترک تھی۔ یعنی پڑھا لکھا یا ان پڑھ امیر یا غریب اس لحاظ سے کوئی فرق نہیں رکھتا تھا۔ کہ بنیادی طور پر احمدیت کی تعلیم اور احمدیت کی تربیت کے علاوہ دنیا کا شعور بھی حاصل ہو جایا کرتا تھا چنانچہ بہت سے احمدی طلباء جب مقابلہ کے مختلف امتحانات میں اپنی تعداد کی نسبت سے زیادہ کامیابی حاصل کرتے تھے تو بہت سے افسر ہمیشہ تعجب سے اس بات کا اظہار کیا کرتے تھے کہ احمدی طلبہ میں کیا بات ہے کہ ان کا دماغ زیادہ روشن نظر آتا ہے ان کو عام دنیا کا زیادہ علم ہے۔''

(مشعل راہ جلد 3 ص 353)

التواء سالانہ اجتماع
مجلس انصاراللہ پاکستان

مجلس انصاراللہ پاکستان کا سالانہ اجتماع 10 تا 12/ اکتوبر 2014ء ہونا قرار پایا تھا لیکن بوجوہ منعقد نہیں ہو سکا۔ تمام انصار اور عہدیداران دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انعقاد کے سامان پیدا فرمائے۔

(قائد عمومی مجلس انصاراللہ پاکستان)

ادار یہ

تحریک جدید۔ تین مبشر خواب

تحریک جدید ایک ایسی بابرکت تحریک ہے۔ جس کی بنیاد قرآن و حدیث پر ہے اور حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ میں اس کا ایک ایک لفظ قرآن و حدیث سے ثابت کر سکتا ہوں۔

اس کے بابرکت اور منجانب اللہ ہونے کے متعلق لوگوں نے کثرت سے خواب اور رؤیا و کشوف بھی دیکھے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

بیسیوں رؤیا و کشوف اور الہامات اس تحریک کے بابرکت ہونے کے متعلق لوگوں کو ہوئے۔ بعض کو رؤیا میں ...... نے بتایا کہ یہ تحریک بابرکت ہے اور بعض کو حضرت مسیح موعود نے بتایا کہ یہ تحریک بابرکت ہے اور بعض کو الہامات ہوئے کہ یہ تحریک بہت مبارک ہے۔ غرض یہ ایسی تحریک ہے۔ جس کے بابرکت ہونے کے متعلق بیسیوں رؤیا و کشوف اور الہامات کی شہادت موجود ہے۔

(خطبہ جمعہ 15 دسمبر 1939ء۔ الفضل 21 دسمبر 1939ء)

مثال کے طور پر 3 خواب درج کئے جاتے ہیں۔ 1938ء میں الفضل نے ایک خواب درج کرتے ہوئے لکھا ہے۔

ذیل میں ایک ایسے مخلص کا خواب درج ہے۔ جو خود ہی نہیں بلکہ ان کا تمام خاندان احمدیت کا فدائی اور دینی خدمات میں صف اول میں کھڑا ہے۔ گزشتہ سال اور اس سال بھی تحریک کے معاً بعد جو فہرست وعدوں کی سیدنا حضرت مصلح موعود نے اپنے قلم سے لکھ کر دفتر میں بھجوائی اور جس میں حضور کا اپنا اور اپنے خاندان کا وعدہ تھا۔ اس میں اس دوست کا نام بھی تھا۔ مگر اس وجہ سے کہ وہ اپنے نام کی اشاعت پسند نہیں کرتے ان کا نام نہیں شائع کیا گیا۔ ذیل میں ان کا ایک خواب درج کیا جاتا ہے لکھتے ہیں۔

ایک دن صبح کی نماز کے بعد میں تھوڑی دیر کے لئے سو گیا۔ تو خواب میں دیکھا کہ میں حضرت مسیح موعود کی ایک عجیب نظم پڑھ رہا ہوں۔ ایک ہی شعر کا مضمون جو میں خواب میں دہرا رہا ہوں۔ یہ ہے کہ مجھ کو دو قسم کی روحیں دی گئی ہیں۔ ایک وہ جو راہ میں تھک کے نہ ہارنے والی اور دوسری ہار جانے والی۔ اس کے بعد آنکھ کھل گئی۔ چند منٹ کے بعد پھر آنکھ لگ گئی۔ تو میں نے بار بار یہ فقرہ دہرایا۔ ’’کامل محبت والے سفر اختیار کرنے والے‘‘ اور دونوں مرتبہ میں بشدت محسوس کر رہا ہوں کہ یہ تحریک جدید کے چندوں کے متعلق ہے نیز یہ کہ ’’قضا و قدر میں تحریک جدید کا شور ہے‘‘ پھر اسی سلسلہ میں دیکھا کہ ایک بڑے کاغذ پر ایک فہرست تیار ہوئی ہے۔ جس پر ایک شخص سادھو رام اور ماسٹر عبدالعزیز صاحب تمام احمدیوں سے دستخط کرا رہے ہیں۔ جب میرے پاس لسٹ لے کر آئے تو میں نے دیکھا کہ سب سے اوپر نام ’’رحمت خان‘‘ ہے اور میرا نام کہیں نہیں میں سخت متردد ہوا اور میں نے کہا میرا نام تو سب سے اوپر چندے کے لئے ہونا چاہئے۔ کیونکہ اگر جماعت کا صدر خود چندہ میں سست ہے۔ تو دوسرے کیا نمونہ دکھائیں گے۔ اسی گھبراہٹ میں مجھے جاگ آ گئی اور میں مضطرب ہو کر استغفار پڑھنے لگ گیا۔ پھر آنکھ لگ گئی تو اغلباً کسی نے کہا یا خواب میں ہی میرے دل میں ڈالا گیا کہ تم نے تو اپنا چندہ ادا کر دیا ہے اور خود ہی تم نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور درخواست کی ہے کہ تمہارا نام شائع نہ ہو۔ پھر متفکر کیوں ہو۔ (الفضل 18 دسمبر 1938ء صفحہ 2)

دوسرا خواب ایک مخلص خاتون کا ہے۔ ان کے خاوند نے حضرت مصلح موعود کی خدمت میں لکھا۔

’’تحریک جدید سال چہارم کے وعدوں کا وقت گزر گیا ہے۔ میری بیوی نے ایک خواب کی بناء پر چندہ تحریک جدید میں شمولیت کی خواہش کی ہے۔ مگر اس کے لئے حضور کی منظوری کی ضرورت ہے۔ کیونکہ وعدہ بعد از وقت ہے۔ میری بیوی نے اپنا خواب مجھے حسب ذیل سنایا تھا۔

میں ایک موقعہ پر اس کو مخاطب کر کے کہتا ہوں کہ وہ کپڑے پہن لو۔ (شاید خاص قسم کے یا نئے) تیاری کا دن ہے میں نے اپنے کپڑے پہن لئے ہیں۔ اس نے جواب دیا کہ وہ کپڑے تو نہیں ہیں۔ البتہ اور کپڑے پہن لوں گی۔ میں نے جواب دیا کہ میں تو طیار ہوں۔ جاتا ہوں۔ اور تمہارے ان کپڑوں کی ضرورت نہیں۔

ان دنوں میں بیمار تھا۔ میری بیوی نے یہ تعبیر سمجھی۔ شاید میں اس دنیا سے جانے والا ہوں۔ بیماری کی وجہ سے۔ اور میں رہ گئی ہوں۔ خاص لباس سے مراد آخرت کا لباس سمجھا، مگر جب میں خدا کے فضل سے صحت یاب ہو گیا۔ تو اس نے یہ تعبیر مراد لی کہ اس لباس سے مطلب تحریک جدید میں شمولیت ہے۔ جس میں از روئے چندہ وہ پہلے شامل نہ ہوئی تھی۔‘‘ اس پر حضور نے رقم فرمایا۔ ’’چونکہ خواب ہے۔ منظور کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول کرے۔‘‘ (الفضل 21۔ اکتوبر 1938 صفحہ 6)

کڑیاں والا کے ایک دوست مولوی محمد اسماعیل صاحب کا سال اول اور دوم خالی تھا۔ ان کو جب دفتر سے لکھا گیا تو انہوں نے جواب دیا۔ واقعی دو سال پہلے ارشاد محبوب پر عمل کرنے سے محروم رہا۔ مگر تیسرے سال کے شروع میں عاجز کو بذریعہ رؤیا میرے محبوب نے فرمایا کہ تم تحریک جدید سے بوجہ کمزوری بے شک محروم رہے۔ مگر تمہارے درد دل نے اللہ تعالیٰ کے حضور کافی گریہ وزاری کی۔ تم کو مبارک ہو اور اپنی گود میں لے لیا۔ اس کے بعد عاجز کی آنکھ کھل گئی۔ صبح اپنی جماعت کی رسید بک سے معلوم ہوا کہ اس جماعت کے تمام افراد میں سے کسی نے بھی ان تین سال میں دس روپے سے زیادہ حصہ نہیں لیا۔ اس پر عاجز نے سال سوم میں تیس روپے کا منی آرڈر کر دیا۔ سال چہارم میں پچاس اور سال پنجم میں پچپن ادا کر چکا ہوں۔ بلکہ سال ششم کے ساٹھ بھی حضور کی خدمت میں پیش کر چکا ہوں۔ اب انشاء اللہ بشرط زندگی تدریجاً 35 روپے روانہ کیا کروں گا۔ (الفضل 17 ستمبر 1939ء)

حسیں قمر ہیں تمہارے ابّو

(28 مئی 2010ء کے حوالے سے ایک شہید کی بیوہ کی اپنے بچوں سے مشفقانہ گفتگو)

یہ مجھ سے پوچھو نہ میرے بچو! کہ اب کہاں ہیں تمہارے ابّو
شہید ہو کر امر ہوئے ہیں، خدا کے گھر ہیں تمہارے ابّو

وہ راہِ حق میں لہو سے اپنے، دیئے وفا کے جلا گئے ہیں
جو لے کے جاتی ہے سُوئے منزل، وہ راہگزر ہیں تمہارے ابّو

اگرچہ پہلے بھی تھے منوّر، مگر وہ کوکب تھے، میرے بچو!
اب احمدیت کے آسماں پر، حسیں قمر ہیں تمہارے ابّو

بہت پڑھائی میں دل لگانا، ہر ایک جمعہ بھی پڑھ کے آنا
یہ وہم دل میں کبھی نہ لانا کہ بے خبر ہیں تمہارے ابّو

جو وقت مشکل تھا، وہ تو بیتا، یہ فضلِ ربی کو ہم نے جیتا
بڑھے گی ہر پل مٹھاس جس کی، وہی ثمر ہیں تمہارے ابّو

بہت دُکھاتی ہے میرے دل کو تمہارے چہرے کی یہ اُداسی
اُٹھا کے سر کو چلو جہاں میں، کہ معتبر ہیں تمہارے ابّو

مئی کا آیا ہے پھر مہینہ، یہ صبر لازم ہے میرے بچو!
کوئی جو رویا تو یہ سمجھ لے بہ چشمِ تر ہیں تمہارے ابّو

بظاہر عرشی وہ بے نشاں ہیں، مگر ہمارے ہی درمیاں ہیں
ہوئے ہیں جب سے نظر سے اوجھل، قریب تر ہیں تمہارے ابّو

ا۔ع۔ ملک

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ....مطبع: ضیاء الاسلام پریس ....مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

خوابوں اور رؤیا و کشوف اور دیگر مختلف ذرائع سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگوں کی احمدیت کی صداقت کی طرف رہنمائی کے حیرت انگیز اور نہایت ایمان افروز واقعات کا روح پرور بیان

یہ واقعات میں اس لئے بیان کرتا ہوں کہ ہمارے ایمانوں میں مضبوطی پیدا ہو اور ہم بھی اپنے جائزے لیتے رہیں کہ کس حد تک ہمارے اندر بھی احمدیت کی جڑیں مضبوط ہوتی چلی جارہی ہیں۔ کس طرح ہمیں بھی اپنی عبادتوں کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ کس طرح ہمیں بھی احمدیت قبول کرنے کے بعد خدا تعالیٰ سے رہنمائی حاصل کرنی چاہئے

انہیں صرف ہمیں دلچسپ واقعات سمجھ کر نہیں سننا چاہئے بلکہ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جو ایمان میں اضافے کا باعث بنتی ہے اور بننی چاہئے اپنی حالتوں کے جائزے لینے والی ہونی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کے جماعت کے ساتھ سلوک پر شکرگزاری کے جذبات کا اظہار کرنے والی ہونی چاہئے۔ اپنی ذمہ داری کا احساس اور اس کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانے والی ہونی چاہئے۔ دنیا تک صداقت کا پیغام پہنچانا ان کی رہنمائی کرنا آج ہمارا کام ہے۔ یہ ہمارا فرض ہے۔ پس اس کام کی ادائیگی کی طرف جہاں ہمیں کوششوں کی ضرورت ہے وہاں اپنی عملی حالتوں کو اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق ڈھالنے کی بھی ضرورت ہے تاکہ ہمارے عملی نمونے نئے آنے والوں کے ایمانوں کو مزید مضبوط کرتے چلے جائیں

مکرمہ امۃالحمید صاحبہ اہلیہ جمیل احمد گِل صاحب آف جرمنی، عزیزہ سلینہ جمیلہ اور عزیزہ فاتحہ رانا کی جلسہ سالانہ یوکے سے واپسی پر جرمنی میں گاڑی کے حادثہ میں وفات۔ مرحومین کا ذکرخیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 12 ستمبر 2014ء بمطابق 12 تبوک 1393 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح مورڈن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

گزشتہ دنوں امریکہ سے مجھے ایک خط آیا کہ جلسے پر آپ اپنی تقریر میں واقعات بیان کر رہے تھے کہ کس طرح لوگ احمدیت میں شامل ہو رہے ہیں۔ کس طرح (دعوت الی اللہ) کے ذریعہ اور براہ راست بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے رہنمائی ہوتی ہے۔ اس کے ذریعہ سے بھی احمدیت کی طرف توجہ پیدا ہو رہی ہے۔ لوگ ایمان میں مضبوط ہو رہے ہیں اور احمدیت کی سچائی بھی ان کے دلوں میں گڑتی چلی جا رہی ہے۔ تو یہ سب سن کر وہ کہتے ہیں میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ کاش میرے ذریعہ سے بھی دنیا کے اس حصہ میں کوئی احمدیت میں شامل ہو اور میں بھی اس طرح کے نشان دیکھوں۔ کہتے ہیں کچھ دیر کے بعد میرے فون کی گھنٹی بجی تو دوسری طرف ایک خاتون تھی۔ کہنے لگیں کہ میں نے کہیں سے بلکہ ویب سائٹ پر آپ کا نمبر دیکھا تھا تو مَیں فون کر رہی ہوں۔ مجھے (دین) میں دلچسپی ہے اور میں آپ سے ملنا چاہتی ہوں۔ انہوں نے کہا ٹھیک ہے آ جائیں۔ خیر بڑی دُور کا سفر کر کے وہ ان کے پاس گئیں۔ اپنے حالات بتائے کہ کس طرح (دین) میں ان کی دلچسپی پیدا ہوئی۔ پھر انٹرنیٹ کے ذریعہ سے انہوں نے مزید معلومات حاصل کیں جس کی وجہ سے ان کے خاوند اور سسرال جو کٹر عیسائی ہیں وہ بھی ان کے خلاف ہو گئے۔ ان کی ناراضگی مول لی۔ اس وجہ سے خاوند سے علیحدگی ہو گئی۔ ان کے دو بچے ہیں وہ بھی عدالت کے فیصلے کے مطابق خاوند کو دینے پڑے۔ لیکن انہوں نے سچائی کی تلاش کو مقدم رکھا اور یہ سب کچھ چھوڑ دیا۔ بہرحال کہتی ہیں کہ جماعت احمدیہ کی سائٹ پر جا کر میں نے گہرا مطالعہ کیا ہے اور ایم ٹی اے بھی باقاعدگی سے دیکھتی ہوں اور یہ بھی بتایا کہ دوسرے (-) فرقوں کی بھی معلومات لیں لیکن میری تسلی کہیں نہیں ہوئی۔ اور ہر مرتبہ جب بھی مَیں (دین) کی طرف توجہ کرتی تھی تو جماعت کا لٹریچر پڑھنے کی طرف میری توجہ رہتی تھی۔ ہمارے ان احمدی نے انہیں بتایا کہ گزشتہ دنوں ایم ٹی اے پر ہمارا جلسہ بھی تھا۔ انہوں نے کہا ہاں، وہ جلسہ بھی میں نے سنا اور اب میں حقیقی (دین) میں شامل ہونا چاہتی ہوں۔ یہ لکھتے ہیں کہ میری بیٹی جو اس وقت اس کے ساتھ باتیں کر رہی تھی اور وہاں موجود تھی۔ وہ یونیورسٹی میں شاید پڑھتی ہے، کہنے لگی کہ جب جلسے پر احمدیت میں نئے آنے والوں، نئے شامل ہونے والوں کے واقعات بیان ہو رہے تھے کہ کس طرح ان کو احمدیت کی صداقت پر یقین آیا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے رہنمائی کے واقعات بیان ہو رہے تھے تو مَیں سمجھی تھی ان میں کچھ قصے ہیں، کچھ مبالغہ ہے۔ لیکن اس عورت کی یہ باتیں سن کر میرا ایمان بھی تازہ ہوا ہے کہ یہ مبالغہ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ دنیا کے دلوں کو پھیر رہا ہے۔ کس طرح اللہ تعالیٰ رہنمائی کرتا ہے؟ پس بعض پڑھے لکھے لوگوں یا نوجوانوں میں بھی بعض دفعہ خیال آ جاتا ہے کہ شاید کوئی واقعہ بڑھا چڑھا کر بیان ہو رہا ہو لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ جو بھی واقعات یہاں بیان ہوتے ہیں، یہ قصے کہانیاں نہیں بلکہ حقائق ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے چلائی ہوئی ہوا کے وہ چند نمونے ہیں جو مَیں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ ایسے بیشمار واقعات ہوتے ہیں جن میں سے چند ایک مَیں لیتا ہوں اور جلسے کے لئے جو واقعات چنے جاتے ہیں وہ بھی وہاں بیان نہیں ہو سکتے۔ اس لئے گزشتہ سال مَیں نے کہا تھا کہ دوران سال بھی مَیں موقع ملا تو بیان کرتا رہوں گا۔ لیکن کچھ بیان ہوئے، کچھ نہیں ہو سکے۔ پھر اس سال کے بہت سارے واقعات جمع ہو گئے۔

بہرحال یہ واقعات مَیں اس لئے بیان کرتا ہوں کہ ہمارے ایمانوں میں مضبوطی پیدا ہو اور ہم بھی اپنے جائزے لیتے رہیں کہ کس حد تک ہمارے اندر بھی احمدیت کی جڑیں مضبوط ہوتی چلی جا رہی ہیں۔ کس طرح ہمیں بھی اپنی عبادتوں کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ کس طرح ہمیں بھی احمدیت قبول کرنے کے بعد خدا تعالیٰ سے رہنمائی حاصل کرنی چاہئے۔

بہرحال اس حوالے سے آج مَیں نئے شامل ہونے والوں کے کچھ واقعات بیان کروں گا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ ان کی رہنمائی فرماتا ہے۔ انہیں صرف دلچسپ واقعات سمجھ کر ہمیں نہیں سننا چاہئے بلکہ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جو ایمان میں اضافے کا باعث بنتی ہے اور بننی چاہئے۔ اپنی حالتوں کے جائزے لینے والی ہونی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کے جماعت کے ساتھ سلوک پر شکرگزاری کے جذبات کا اظہار کرنے والی ہونی چاہئے۔ اپنی ذمہ داری کا احساس اور اس کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانے والی ہونی

چاہئے۔ دنیا تک صداقت کا پیغام پہنچانا، ان کی رہنمائی کرنا آج ہمارا کام ہے۔ یہ ہمارا فرض ہے۔ پس اس کام کی ادائیگی کی طرف جہاں ہمیں کوششوں کی ضرورت ہے وہاں اپنی عملی حالتوں کو اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق ڈھالنے کی بھی ضرورت ہے تا کہ ہمارے عملی نمونے نئے آنے والوں کے ایمانوں کو مزید مضبوط کرتے چلے جائیں۔

بہر حال جیسا کہ مَیں نے کہا اللہ تعالیٰ کی تائیدات اور کس طرح اللہ تعالیٰ رہنمائی فرماتا ہے اس کے نمونے پیش کروں گا۔

تیونس سے ایک صاحبہ منیہ صاحبہ ہیں وہ لکھتی ہیں کہ مجھے مطالعہ کا بڑا شوق ہے۔ مَیں نے قرآن کریم اور کئی دوسری (-) کتب کا بھی مطالعہ کیا لیکن کئی باتوں کی سمجھ نہیں آتی تھی۔ مثلاً سورۃ النساء کی آیت وَمَا قَتَلُوْهُ ...... (النساء:158)۔ اسی طرح وفات مسیح کے متعلق دوسری آیات ہمیشہ میری توجہ کا مرکز رہیں کہ کیا مسیح علیہ السلام فوت ہوگئے ہیں یا زندہ آسمان پر ہیں؟ پھر ریاض الصالحین میں دجال کے اوصاف پڑھے اور خیال آیا کہ خیرِ اُمّت میں اللہ تعالیٰ ایسا شخص کیسے بھجوا سکتا ہے؟ خیال آتا تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر بیٹھے کیا کر رہے ہیں؟ ان خیالات سے پریشان ہو جاتی تھی اور اللہ تعالیٰ سے ہدایت کی دعا کرتی تھی۔ اچانک ایک روز چینل بدلتے ہوئے ایم ٹی اے مل گیا جو دوسرے تمام دینی چینلز سے مختلف تھا۔ اس پر ایک پادری کے ساتھ وفات مسیح پر بحث چل رہی تھی۔ دوسرے چینلز کے برعکس میزبان اور شرکاء کی گفتگو بڑی پُر وقار تھی۔ اس دوران معلوم ہوا کہ مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمد ظاہر ہو چکے ہیں۔ پھر باقاعدگی سے ایم ٹی اے دیکھتی رہی اور سارے مسائل آہستہ آہستہ سمجھ آتے گئے۔ پھر مَیں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ مجھے موت نہ آئے جب تک احمدی نہ ہو جاؤں۔ بالآخر مَیں بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہوگئی۔ یہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے۔

پھر یمن سے عمدان صاحب اپنی بیعت کا واقعہ لکھتے ہیں کہ مجھے چین میں جا کے چینی معاشرے میں رہنے کا موقع ملا اور ان کو بہت اچھے لوگ پایا۔ یہ بھی دیکھا کہ بعض عرب ان کے حُسنِ معاملہ سے ناجائز فائدہ اٹھاتے اور ان کو برا بھلا بھی کہتے۔ مجھے خیال آتا کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ یہ لوگ اپنے تمام حُسنِ اخلاق اور حُسنِ عمل کے باوجود جہنم میں جائیں اور ہم صرف نام کے (-) ہونے پر جنت کے وارث ٹھہریں؟ اس کے بعد کہتے ہیں، مَیں نے تحقیق کی اور (-) کتب پڑھنی شروع کیں۔ یہ تحقیق جاری رہی۔ مختلف (-) کتب اور چینلز دیکھے۔ اسی دوران ایک روز اچانک ایم ٹی اے دیکھنے کا موقع مل گیا۔ اس میں بیان ہونے والے دلائل اتنے قوی تھے کہ ان کی قوت اور ہیبت سے میرا جسم کانپ اٹھا۔ ایسا لگا جیسے جسم میں کوئی بجلی کا کرنٹ لگا ہو۔ اس کے بعد مستقل ایم ٹی اے دیکھنے لگا۔ اس کو دیکھتے دیکھتے بے اختیار رونے لگتا لیکن یہ معلوم نہ تھا کہ کیوں روتا ہوں۔ یہ احساس غالب تھا کہ خدا تعالیٰ نے خود مجھے اس چینل کی طرف رہنمائی کی ہے۔ حضرت مسیح موعود کی صداقت جاننے کے لئے اللہ تعالیٰ سے کثرت سے دعا کرنے لگا۔ ہر بار مجھے اس کا جواب جسم پر کپکپی اور ذہنی اطمینان کی صورت میں ملتا۔ اس سے تسلی ہو جاتی کہ مسیح موعود سچے ہیں۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعود کی کتب کا مطالعہ کیا جن میں میرے اکثر سوالات کا جواب تھا۔ اس کے بعد کہتے ہیں کہ مَیں بیعت کر کے جماعت کا حصہ بن گیا۔

پھر ہالینڈ سے Tom Overgoor صاحب، قبولیت کے اپنے واقعات کو لکھتے ہوئے کہتے ہیں کہ میری عمر 22 سال ہے اور یونیورسٹی کا طالب علم ہوں۔ میں نے 2014ء کے شروع میں ایمسٹرڈم میں بیت المحمود میں بیعت کی۔ مجھے ہمیشہ ہی سے دین سے لگاؤ تھا اور ایک خاص عمر میں تو خدا کی ہستی پر ایمان بھی بہت تھا مگر کبھی خاص مذہب کی طرف توجہ نہ تھی۔ مجھے روز بروز اس بات کا احساس ہوتا گیا کہ دنیا میں برائی پھیل گئی ہے۔ یہ نوجوان ہے اور یہ ان کی سوچ ہے۔ ہمارے نوجوانوں کو بھی سوچنا چاہئے جو بعض پیدائشی احمدی ہیں اور اس بات پر سوچتے ہی نہیں۔ کہتے ہیں مجھے روز بروز اس بات کا احساس ہوتا گیا کہ دنیا میں برائی بہت پھیل گئی ہے۔ اس بات نے مجھے مجبور کیا اور مَیں زندگی کے مقصد کی تحقیق میں لگ گیا۔ مَیں نے بہت مطالعہ کیا اور دوستوں سے اس بارے میں گفتگو کی۔ اس تحقیق کے دوران میرا دل (دین) کی طرف مائل ہونا شروع ہوگیا۔ اس حوالے سے میں اپنے دو احمدی دوستوں کے ساتھ بھی گفتگو کرتا رہا۔ ان کے ساتھ نن سپیٹ میں جماعتی سینٹر بھی گیا جہاں جماعتی ماحول دیکھا۔ اس سے مجھ پر واضح ہوگیا کہ حقیقی (دین) احمدیت ہی ہے اور اور مجھ پر یہ بھی واضح ہوگیا کہ حضرت مسیح موعود حقیقتاً اس دنیا میں آ چکے ہیں۔ تمام (مومن) اتحاد کی تلاش میں ہیں اور احمدیت ہی وہ واحد سلسلہ ہے جس میں حقیقی اور مضبوط اتحاد ہے اور جس میں حقیقی ایمان کی حلاوت پائی جاتی ہے۔ لکھتے ہیں مَیں نے خلیفۃ المسیح کی خدمت میں دعا کا خط لکھا اور خط لکھنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھ پر فضل فرمایا۔ (دین) کی حقانیت پورے طور پر مجھ پر واضح ہوگئی اور (بیت) محمود جا کر میں نے بیعت کر لی۔ میں نماز پڑھنا سیکھ رہا ہوں۔ پاکباز زندگی گزارنے کی کوشش کر رہا ہوں۔

پھر قرغیزستان سے سلامت صاحب ہیں۔ جماعت کے صدر ہیں۔ کہتے ہیں کہ جہاں مَیں کام کرتا ہوں وہاں میری ایک colleague رشین خاتون جو عیسائی تھیں ان کے ساتھ مذہب کے متعلق گفتگو ہوئی۔ کہتے ہیں گفتگو کے دوران انہوں نے خاکسار سے کہا کہ مجھے اپنے مذہب پر دلی اطمینان نہیں ہے۔ انہیں (-) احمدیت کا تعارف کروایا گیا اور کتاب 'اسلامی اصول کی فلاسفی' دی گئی تو کہنے لگی کہ مذہب کے بارے میں میرے جتنے بھی سوالات تھے مجھے ان کے جوابات مل گئے اور مجھے تسلی ہوگئی ہے کہ واقعی (دین) حقیقی اور سچا مذہب ہے۔ اس کے بعد انہوں نے مزید جماعتی کتب کا مطالعہ کیا اور (دین) کی صداقت پر ان کا ایمان مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ موصوفہ قادیان بھی گئیں اور بیعت بھی کر لی اور اب نظام وصیت میں بھی شامل ہیں۔

پھر ہالینڈ سے ہرجان (Arjan) صاحب جو کہ مذہباً عیسائی تھے، اپنی قبولیت کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے خدا تعالیٰ سے تعلق اور اس کی محبت کے حصول کی ہمیشہ تلاش تھی مگر بائبل نے میری کبھی بھی حقیقی رہنمائی نہیں کی۔ ایک دن گھر سے نکلنے سے پہلے نہایت دلسوزی سے خدا کے حضور دعا کی کہ مجھے حق کی طرف رہنمائی فرما اور مجھے ایک ایسے وجود سے ملا جو مجھے تجھ سے ملا دے۔ یہ دن (ہالینڈ میں) بادشاہ کی سالگرہ کا دن تھا جب کہ سب لوگ باہر جا کر اپنے سٹال لگاتے ہیں۔ ابھی ایک گھنٹہ بھی نہیں گزرا ہوگا کہ میں احمدیہ جماعت کے ایک بک سٹال سے گزرا۔ وہاں مجھے ایک احمدی دوست ملے جنہوں نے مجھے جماعت کا تعارف کروایا اور دیگر جماعتی لٹریچر کے علاوہ 'اسلامی اصول کی فلاسفی' کی کتاب دی۔ مَیں نے گھر جا کر اس کتاب کا مطالعہ کیا تو میری دنیا ہی بدل گئی۔ مجھ پر فوراً ظاہر ہوگیا کہ اس کتاب کا مصنف کوئی معمولی انسان نہیں ہے بلکہ خدا سے تعلیم یافتہ انسان ہی ایسی کتاب لکھ سکتا ہے اور (دین) واقعی سچا مذہب ہے۔ اس کے بعد مَیں جلسہ سالانہ ہالینڈ اور جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوا۔ ان روحانی جلسوں نے مجھ پر ایک غیر معمولی اثر ڈالا اور مجھ پر واضح ہوگیا کہ یہ سب کچھ میری دعا کا جواب ہے جو میں نے مانگی تھی۔ میرے پاس انکار کی کسی قسم کی کوئی گنجائش نہیں رہی۔ چنانچہ جلسہ جرمنی کے دوران انہوں نے بیعت کر لی۔

لیبیا سے ہالہ صاحبہ ہیں کہتی ہیں۔ لیبیا میں قذافی کی حکومت کا تختہ الٹنے کے بعد مَیں نے خدا تعالیٰ سے بہت تضرع سے دعا کی کہ اب تو امام مہدی کو جلد بھیج دے تا کہ حالات کو درست فرمائے۔ اس کے بعد اچانک ایک دن چینل بدلتے ہوئے ایم ٹی اے مل گیا جہاں حضرت اقدس مسیح موعود کی تصویر دیکھی جس نے میری توجہ کو اپنی طرف کھینچا۔ چنانچہ مَیں اس چینل کے مختلف پروگرام دیکھنے لگی اور عقائد پر اطلاع ہوئی اور یہ سلسلہ ایک سال تک جاری رہا۔ جس کے بعد مَیں نے فیصلہ کیا کہ تاخیر کے بغیر فوراً بیعت کر لینی چاہئے اور پھر یہ مجھے خط لکھتی ہیں کہ میرے مضبوطیٔ ایمان اور استقامت کے لئے دعا کریں۔

پھر بوآکے مشن ہاؤس کے پونے عبداللہ صاحب جو کہ مشن ہاؤس کے ڈرائیور کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میری شادی ہوئے دو سال سے زائد کا عرصہ بیت چکا تھا اور کوئی اولاد نہ تھی۔ دو سال قبل جب مَیں نے احمدیت کا نام نیا نیا سنا اور امام مہدی کے ظہور کی خبر بھی میرے کانوں تک پہنچی ہی تھی تو مَیں نے حصول اولاد کے لئے دعا کی کہ اے میرے اللہ! اے سمیع و علیم خدا!!! اگر واقعی مسیح اور مہدی کا ظہور ہو چکا ہے اور مرزا غلام احمد صاحب ہی وہی امام مہدی ہیں تو

مجھے اولاد کی نعمت سے بھی مالا مال فرما اور مسیح (موعود) کے غلاموں میں بھی شامل ہونے کی توفیق عطا فرما۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول فرمائی اور اسی ماہ میری اہلیہ امید سے ہوگئیں اور اب میری ایک بیٹی بھی ہے۔ اور اس کے بعد پھر اس فیملی نے بیعت بھی کر لی۔ اگر بعضوں کو کسی طرح تسلی نہیں ہوتی لیکن حق کے پہچاننے کی خواہش ہے تو اگر وہ خدا تعالیٰ کے آگے خالی الذہن ہو کر گڑگڑائیں اور اللہ تعالیٰ سے رہنمائی چاہیں۔ حضرت مسیح موعود نے یہ بات فرمائی ہے کہ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ سیدھے راستہ کی رہنمائی کرے۔ اگر نیت نیک ہو تو اللہ تعالیٰ رہنمائی فرماتا ہے اور پھر کسی نہ کسی ذریعہ سے یا خوابوں کے ذریعہ سے رہنمائی ہوتی ہے اور احمدیت کی صداقت ظاہر ہو جاتی ہے۔

کچھ خوابوں کے واقعات ہیں۔ امیر صاحب گیمبیا لکھتے ہیں کہ ایک جگہ ڈونگے کبے ہے وہاں کے ایک دوست نے کہا کہ جب سے جماعت احمدیہ کا پیغام سنا ہمیشہ اچھا محسوس کیا اور پھر افراد جماعت کا کردار مثالی اور متأثر کن تھا لیکن مجھے ہمیشہ تعجب ہوتا کہ کیا وجہ ہے کہ تمام (-) احمدیت کے مخالف ہیں اور یہ تو ہو نہیں سکتا کہ تمام غلط ہوں۔ اس لئے جماعت احمدیہ کے دعاوی کے متعلق مَیں ہمیشہ شک میں رہتا تھا۔ مجھے مشورہ دیا گیا کہ معاملہ اللہ پر چھوڑ دو اور دعا کرو تا کہ اللہ تعالیٰ رہنمائی فرمائے۔ چنانچہ میں نے دعائیں کرنی شروع کر دیں۔ ایک رات خواب میں ...... کو دیکھا کہ ...... نے فرمایا آؤ میرے ساتھ چلو۔ اس وقت ...... کے ساتھ کچھ اور لوگ بھی تھے۔ میں ...... کے ساتھ تھا اور ہم نے ایک صحراء عبور کیا۔ صحرا عبور کر کے جس جگہ پہنچ رہے تھے وہاں دُور سے کچھ لوگ نظر آنے لگ گئے۔ جب مَیں ان لوگوں کے قریب پہنچا تو میں نے واضح طور پر پہچان لیا کہ یہ جماعت احمدیہ کے افراد ہیں۔ گویا...... دو گروہوں کے ساتھ تھے۔ ایک پہلا گروہ تھا اور دوسرا بعد والا۔ اس خواب کے ذریعہ مجھ پر احمدیت کی صداقت واضح ہوگئی۔ میں نے خواب مشنری صاحب کو سنائی اور بیعت کر کے احمدیت میں شمولیت اختیار کر لی۔ اب یہ (دعوت الی اللہ) بھی کرتے ہیں۔ ان کے ذریعہ سے کئی لوگ احمدیت میں داخل بھی ہوئے ہیں۔

پھر ہیٹی کے (مربی) ہیں جو کہتے ہیں کہ ہمارے ایک نومبائع عبدالمتعالی صاحب نے بتایا کہ وہ جماعت کے بارے میں تحقیق کر رہے تھے۔ فروری 2014ء کے دوسرے ہفتہ کی بات ہے کہ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ گویا ایک دن ہے جو غیر معمولی روشن ہے اور لگتا ہے کہ سورج بہت قریب سے چمک رہا ہے کہ اچانک بہت شدید زلزلہ آتا ہے جس کی وجہ سے دیکھتے ہی دیکھتے تقریباً تمام گھر تباہ ہو جاتے ہیں۔ ان کے گھر کا کچھ حصہ بھی گر جاتا ہے۔ اس صورتحال کے پیش نظر ان کو خیال آتا ہے کہ میں جا کر احمدیہ مشن ہاؤس دیکھتا ہوں۔ وہ خواب میں ہی گھر سے مشن ہاؤس کی طرف نکل پڑتے ہیں۔ راستے میں ہر طرف تباہ حال عمارات ہیں۔ لوگ سڑکوں پر نکل کر چیخ رہے ہیں۔ جب وہ احمدیہ مشن پہنچتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ مشن کی عمارت بالکل صحیح سلامت ہے اور (مربی) صاحب بعض دوسرے احمدی احباب کے ساتھ گھر سے باہر کھڑے ہو کر باتیں کر رہے ہیں۔ مجھے دیکھ کر کہتے ہیں کہ آئیں sea port جاتے ہیں اور ہم سب جب پورٹ پر پہنچتے ہیں تو ایک سفید رنگ کی کشتی کھڑی ہوتی ہے اور ہم سب احمدی احباب اس میں سوار ہو جاتے ہیں۔ اس کشتی میں پہلے سے بھی کچھ احمدی سوار ہوتے ہیں اور ہم اس بڑی سی کشتی کے ذریعہ اپنا سفر سمندر میں شروع کرتے ہیں۔ اس کے بعد خواب ختم ہو جاتا ہے۔ کہتے ہیں کہ میرے دل میں یہ بات یقین کی طرح گڑ گئی کہ اب اگر نجات ہے تو احمدیت کے ذریعہ سے ہی ہے۔ چنانچہ انہوں نے بیعت کر لی۔

پھر آسٹریلیا سے ہمارے (مربی) لکھتے ہیں کہ ایک سکھ دوست دیپ اِندر صاحب زیر (دعوت) تھے۔ جلسہ سالانہ آسٹریلیا میں بھی شامل ہوئے۔ کافی تحقیق کے بعد ایک خواب کی بناء پر انہوں نے احمدیت قبول کی۔ کہتے ہیں دو ہفتے قبل انہوں نے مجھے فون کیا اور آواز بہت بھرائی ہوئی تھی۔ بات کرنا مشکل تھا اور رو پڑتے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ تین دن پہلے خواب دیکھا کہ مَیں ایک ایسی جگہ پر ہوں جہاں بہت اندھیرا ہے۔ اس اندھیرے کی وجہ سے شدید گھبراہٹ ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ سانس نہیں آئے گی اور جان نکل جائے گی۔ سوچتا ہوں اس اندھیرے سے کیسے نکلوں گا۔ اتنے میں اندھیرے میں اچانک روشنی پیدا ہوئی اور اندھیرا روشنی میں بدل گیا۔ ایک بزرگ میرے سامنے آ کر کھڑے ہو گئے اور کہا کہ ان اندھیروں سے نکلنا ہے تو میرا ہاتھ پکڑ لو اور اپنا ہاتھ میری طرف بڑھایا کہ ہاتھ پکڑو۔ میں نے جونہی ان کا ہاتھ پکڑا تو میری آنکھ کھل گئی۔ میں دو دن پریشان رہا کہ یہ کیسی خواب تھی۔ یہ خواب اور وہ بزرگ میرے ذہن سے نہیں نکلتے۔ اسی روز (مربی) صاحب نے ان صاحب کو بلایا اور حضرت مسیح موعود اور خلفاء کی تصاویر دکھائیں تو انہوں نے حضرت مسیح موعود کی تصویر پر ہاتھ رکھ کر کہا کہ یہی وہ بزرگ تھے جو مجھے کہہ رہے تھے کہ میرا ہاتھ پکڑ لو تو اندھیرے سے نجات پا جاؤ گے۔

مالی کے (مربی) لکھتے ہیں کہ ایک شخص نے احمدیہ مشن ہاؤس فون کیا اور کہا کہ آج سے مَیں احمدی ہوتا ہوں۔ براہ کرم آپ میری بیعت لے لیں۔ جب ان سے بیعت کرنے کی وجہ پوچھی تو بتانے لگے کہ (-) کی موجودہ صورتحال کے باعث میرا کسی فرقے میں شامل ہونے کو دل نہیں کرتا تھا اور مَیں قرآن کریم و حدیث کی کتابیں پڑھ کر اس پر حتی الوسع عمل کرنے کی کوشش کیا کرتا تھا مگر (-) کی موجودہ صورتحال پر میرے دل میں ہمیشہ یہ بات تھی کہ خدا اس دین کو اس حالت پر نہیں چھوڑے گا اور مہدی کا ظہور ضرور ہوگا۔ اس وقت کو ہی امام مہدی کا وقت خیال کرتا تھا اور اس کے لئے دعا کیا کرتا تھا۔ کہتے ہیں کل رات جب مَیں دعا کرنے کے بعد سویا تو خواب میں دیکھا کہ چاند آسمان سے علیحدہ ہوا ہے اور زمین کی طرف آ رہا ہے۔ اور چاند قریب آتے آتے میرے ہاتھ پر آ گیا جس میں سے آواز آ رہی ہے کہ مہدی آ گیا ہے اور وہ پکار پکار کر لوگوں کو بلا رہے ہیں۔ پھر کہتے ہیں کہ آپ کا ریڈیو جو ہے وہ بھی یہی اعلان کر رہا ہے کہ جَآءَ الْمَهْدِی...... اس لئے اب کوئی ابہام نہیں ہے اور مَیں بیعت کرتا ہوں۔

گنی کناکری سے السینی سوما صاحب کہتے ہیں مجھے ایک احمدی دوست محمد صاحب (دعوت الی اللہ) کر رہے تھے۔ مجھے اطمینان قلب نہیں تھا اور میں مسلسل دعا کر رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ مجھے سیدھا راستہ دکھائے۔ اس دوران مَیں نے خواب میں دیکھا کہ مجھے جس راستے کی طرف بلایا جا رہا ہے وہی صحیح راستہ ہے۔ اس پر میرا دل مطمئن ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے بیعت کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

پھر جرمنی سے ابراہیم قارون صاحب لکھتے ہیں کہ جماعت کے ساتھ تعارف ہونے کے بعد میں ایم ٹی اے دیکھنے لگا۔ اس کے بعد میں نے حضرت اقدس مسیح موعود کی صداقت کے بارے میں دعا کی اور استخارہ کیا۔ ایک دن نماز استخارہ کے بعد مَیں نے خواب میں حضرت مسیح موعود کو دیکھا کہ وہ اپنے محل سے تشریف لا رہے ہیں۔ اس محل کی دیواروں سے نور کی کرنیں پھوٹ رہی تھیں۔ میں احرام باندھے آپ کے محل کی دہلیز کے پاس کھڑا تھا۔ میں نے جھک کر اپنے بازو اپنے گھٹنے پر رکھے۔ حضرت مسیح موعود نے اپنے ہاتھ کھول کر میرے سر پر رکھے تو میں ان سے عرض کرنے لگا کہ سَمْعًا وَ طَاعَةً۔ اس کے بعد مَیں بیدار ہو گیا۔ کہتے ہیں اس کے بعد مجھے شرح صدر ہو گیا۔

پھر مصر سے علاء صاحب لکھتے ہیں کہ مَیں مصری نوجوان ہوں۔ تقریباً ایک سال قبل ایم ٹی اے کے ذریعہ سے جماعت سے تعارف ہوا اور فرقہ ناجیہ کا یقین ہو گیا۔ میری بیعت قبول کریں۔ کہتے ہیں کہ ایک رات مَیں نے خدا سے رو رو کر استقامت کے لئے کوئی نشان مانگا تو خواب میں خود کو ایک مجلس میں دیکھا جہاں وہ مجھے لکھ رہے ہیں کہ مَیں نے آپ کو دیکھا اور آپ نے مجھے ایک چاندی کی انگوٹھی درمیانی انگلی میں پہنائی جس پر ایک قرآنی آیت درج تھی۔ مَیں بیدار ہوا تو بہت خوش تھا اور خواب کو احمدیت اور (دین) کے درمیان واسطہ خیال کیا۔

پھر سیرالیون سے (مربی) لکھتے ہیں کہ کینیا ریجن کی ایک دور دراز جماعت ٹونگو فیلڈ (Tongo Field) ہے۔ اس جماعت کے ارد گرد کے گاؤں میں احمدیت کا پودا نہیں لگا۔ اس جماعت کے ساتھ والے گاؤں میں ایک اچھے اخلاق کے مالک نوجوان تھے۔ اس گاؤں کے لوگوں نے انہیں اپنے لوکل رواج کے مطابق نوجوانوں کا لیڈر بنانے کے لئے تاج پہنچایا۔ وہ نوجوان بیان کرتے ہیں کہ جس رات یہ تاج مجھے پہنایا گیا مَیں نے خواب میں ایک بڑی اور چھوٹی (بیت) دیکھی۔ میں بڑی (بیت) میں نماز کے لئے جانا چاہتا ہوں۔ آواز آتی ہے کہ اگر تم نے دعا قبول کروانی ہے اور اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرنا ہے تو اس چھوٹی (بیت) میں جاؤ۔ جب میں اس چھوٹی (بیت) میں جاتا ہوں تو دیکھتا ہوں کہ میرے والد صاحب اس چھوٹی (بیت) میں بیٹھے ہوئے ہیں اور مجھے کہتے ہیں کہ بیٹا یہ احمدیہ (-)

جماعت کی (بیت) ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرنا ہے تو صرف اسی (بیت) میں آ کر نماز پڑھو اور رابطہ رکھو۔ یہ نوجوان کہتے ہیں کہ اس خواب سے پہلے مَیں جماعت کے بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا۔ لیکن اس کے بعد میں نے اردگرد کے گاؤں کے لوگوں سے پوچھنا شروع کیا کہ یہاں کوئی احمدیہ (-) جماعت کی (بیت) ہے۔ ایک آدمی نے مجھے ٹونگو کی (بیت) کے بارے میں بتایا۔ وہاں کے معلم صاحب سے رابطہ کیا اور بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو گیا۔

اصل چیز اخلاص ہے، کثرت نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل جس کے ساتھ ہو۔ پس صرف یہ کہنا کہ (-) کے تمام فرقے ایک طرف اور جماعت احمدیہ ایک طرف۔ اس طرف بھی ان کو اشارہ کیا گیا کہ کثرت کو نہ دیکھو۔ یہ دیکھو کہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات اور نصرت کہاں ہے اور قبولیت دعا کس طرف زیادہ ہے۔

گیمبیا سے ایک صاحب اپنی خواب کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ایک رات جب وہ سو رہے تھے تو خواب میں انہوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ آئے اور ان کے ہاتھ کو مضبوطی سے پکڑ کر السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا۔ خواب میں انہوں نے اس شخص کو نہیں پہچانا اور پھر خواب ہی میں وہ لوگوں سے پوچھتے ہیں کہ یہ کون ہے؟ تو لوگ بتاتے ہیں کہ یہ جماعت احمدیہ کے امام ہیں اور پھر کہتے ہیں میری آنکھ کھل گئی۔ اگلی صبح یہ صاحب ہمارے مشن ہاؤس آئے اور ہمارے معلم کو خواب سنائی تو ہمارے معلم نے ایم ٹی اے لگایا ہوا تھا۔ اس وقت میرا جمعہ کا خطبہ ایم ٹی اے پر چل رہا تھا۔ تو کہتے ہیں مجھے دیکھنے کے بعد انہوں نے کہا کہ کل رات یہی شخص میری خواب میں آیا تھا اور پھر انہوں نے احمدیت قبول کر لی۔

نائب ناظر صاحب دعوت الی اللہ قادیان کہتے ہیں کہ یہاں ہنومان گڑھ کا ایک موضع موجھاوالی کے ایک دوست لال دین صاحب نے کچھ عرصہ قبل ایک خواب دیکھا کہ ایک فوت شدہ بچہ ہے جو اُن کو یہ کہہ رہا ہے کہ آپ کے پاس چار لوگ آئیں گے۔ وہ آپ کو دین (حق) کی باتیں بتائیں گے۔ آپ ان کی باتیں ماننا اور ان کا ساتھ دینا اور عمل کرنا۔ جب ہم لوگ لال دین صاحب کے گھر گئے اور ان کو احمدیت کا پیغام دیا تو انہوں نے ساری باتیں سننے کے بعد کہا کہ آپ لوگوں کے آنے کی اطلاع مجھے پہلے ہی بذریعہ خواب مل گئی تھی اور میں آپ لوگوں کا انتظار کر رہا تھا۔ چنانچہ انہوں نے اور ان کے بیٹوں نے اور سارے خاندان نے بیعت کر لی۔

قرغیزستان کی ایک لوکل جماعت ہے وہاں کے نو مبائع بہادر صاحب بیان کرتے ہیں کہ 1998ء کی بات ہے کہ خاکسار نماز عصر ادا کر رہا تھا کہ سلام پھیرنے سے کچھ دیر قبل خاکسار پر کشفی کیفیت طاری ہوئی اور میرے دائیں کان میں قرآن کریم کی سورۃ یونس کی یہ آیت تلاوت کی گئی کہ (-) (یونس:26) کہ اور اللہ تعالیٰ سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے اور جسے چاہتا ہے اسے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دیتا ہے۔ اس کے بعد کہتے ہیں مجھے بتایا گیا کہ اس آیت کی تشریح اور تفسیر تمہیں انڈیا سے ایک استاد آ کے سمجھائے گا۔ اس کے بعد یہ کیفیت جاتی رہی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد میں بہت زیادہ حیران اور ششدر تھا کہ مجھ پر یہ کیسی کیفیت ہوئی اور یہ کیا سلوک ہوا ہے کیونکہ میں اس وقت تک انڈیا جیسے ملک کو جانتا نہیں تھا اور نہ ہی نام سنا تھا۔ پھر مجھے کام کے سلسلے میں قرغیزستان سے رشیا آنا پڑا۔ جب مَیں یہاں آیا تو کچھ دوستوں سے ملاقات ہوئی۔ ان کا تعلق انڈیا سے ہی تھا لیکن جماعت کے بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا اور ان سے بھی کوئی دینی باتیں نہیں ہوئیں۔ صرف دنیاداری اور کاروباری باتیں ہوتی رہیں۔ پھر آہستہ آہستہ دین کے بارے میں آگاہی اور دلچسپی بڑھتی گئی۔ ایک دن آیا کہ میرا تعارف جماعت احمدیہ سے ہوا اور مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو قبول کرنے کا موقع مل گیا۔ 2012ء میں بیعت کر کے جماعت میں داخل ہو گیا۔ خاکسار کو اس آیت کی تفسیر و تشریح سمجھ آئی کہ چونکہ حضرت مسیح موعود کا تعلق قادیان سے ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے اس امام کو ماننے اور جماعت میں داخل ہونے کی توفیق دی اور انڈیا سے ہی آنے والا میرے لئے ہدایت اور سلامتی کا موجب ہوا۔

چندرپور مہاراشٹر کے ہمارے (مربی) انچارج لکھتے ہیں کہ یہاں ایک قصبہ ہے وہاں شیخ قدیر صاحب کی اہلیہ سلطانہ بیگم عرصے سے جماعت احمدیہ کی سخت مخالفت کرتی تھیں۔ یہ خاتون صوبہ آندھراپردیش کے ایک شدید مخالف گھرانے سے تعلق رکھتی تھیں۔ شادی کے بعد ان کے شوہر شیخ قدیر صاحب نے احمدیت قبول کر لی۔ اس پر گھر میں بہت ہنگامہ ہوا اور بات خلع طلاق تک پہنچ گئی۔ شیخ قدیر صاحب نے احمدیت کے سامنے تمام تر رشتوں کو ہیچ مانا اور ثابت قدم رہے۔ قدیر صاحب کے کہنے پر ہم نے بھی ان کی اہلیہ کو سمجھایا کہ آپ کے شوہر سچائی پر ہیں۔ آپ بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ ضرور معجزہ دکھائے گا۔ لیکن موصوفہ یہی سوچتی تھیں کہ کہیں احمدیت کی وجہ سے میرا ایمان خراب نہ ہو جائے۔ اسی وجہ سے وہ احمدیت سے دُور رہنے کی کوشش کرتیں۔ گھر میں ایم ٹی اے ہونے کے باوجود وہ مدنی چینل دیکھتی تھیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی قدرت نے اپنا جلوہ دکھایا۔ ایک روز موصوفہ سلطانہ صاحبہ نے ایک خواب دیکھا کہ ایک بزرگ انہیں کلمہ پڑھا رہے ہیں اور وہ بتا رہے ہیں کہ قرآن پاک آخری شریعت ہے اس پر عمل کرو۔ وہ کہتی ہیں وہ بزرگ ان کے خیال میں...... تھے۔ اس خواب پر موصوفہ کی تسلی نہ ہوئی لیکن ویسے ہی کچھ عرصے کے لئے خاموش ہو گئیں۔ پھر کچھ عرصے بعد دوبارہ ایک خواب دیکھا کہ آس پاس کے پورے علاقے میں احمدیت پھیل چکی ہے اور جسے بھی پوچھتی ہیں وہ اپنے آپ کو احمدی کہتا ہے۔ پھر انہوں نے دیکھا کہ انڈے کی زردی کے اندر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ......لکھا ہوا ہے اور اس پر لکھا ہے کہ حضرت امام مہدی آ چکے ہیں اور خواب میں ہی سلطانہ صاحبہ اپنے مخالف بھائی سے کہتی ہیں کہ یہ لوگ واقعی سچے ہیں۔ ان کی نیک فطرت تھی۔ اس کے بعد صبح ہوتے ہی انہوں نے بیعت کر لی۔

مالی ریجن کے کولی کورو (Koulikoro) سے ہمارے معلم لکھتے ہیں کہ ان کے گاؤں شو (Show) میں ایک بزرگ بنگے جارہ (Bange Diarra) صاحب نے بتایا کہ ایک لمبا عرصہ پہلے انہوں نے خواب دیکھا کہ وہ ایک بہت بلند دیوار پر چڑھ رہے ہیں اور جب وہ اس کی بلندی پر پہنچتے ہیں تو وہاں انہیں بہت سے پھول نظر آتے ہیں اور ان پھولوں کی دائیں جانب بہت سے لوگ بیٹھے ہیں۔ خواب میں انہیں بتایا گیا کہ اگر تم نے (دین حق) سیکھنا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچاننا ہے تو ان لوگوں میں شامل ہو جاؤ مگر انہیں سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ اس سے کیا مراد ہے۔ اب جبکہ انہوں نے 'ریڈیو احمدیہ نور' (احمدیہ ریڈیو کا نام نور ہے) سننا شروع کیا تو ایک دن پھر انہیں یہ خواب آئی۔ انہیں کہا گیا کہ احمدیہ ریڈیو کے جو لوگ ہیں ان میں شامل ہو جاؤ تو خدا تک پہنچ جاؤ گے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے بیعت کر لی۔

اللہ تعالیٰ جب ایسے لوگوں کی رہنمائی فرماتا ہے تو ایسے واقعات سن کر ہم جو پرانے اور پیدائشی احمدی ہیں ہماری بھی ذمہ داری بہت بڑھ جاتی ہے کہ اپنی حالت کی طرف ہمیشہ نظر رکھیں۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کریں۔ اپنی عملی حالتوں کو درست کریں جیسا کہ مَیں نے کہا۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہماری سستیاں ہمیں کہیں محروم نہ کرتی جائیں۔ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے کہ احمدیت کے قافلے نے (-) آگے بڑھتے چلے جانا ہے۔ یہ تو آگے بڑھتا جائے گا۔ پس بہت توجہ کی ضرورت ہے کہ ہم بھی ہمیشہ اس قافلے کا حصہ بنے رہیں۔

باقی ایسے بھی واقعات ہیں جہاں احمدیت کے خلاف بڑے فتوے دیئے جاتے ہیں لیکن بعض دفعہ سبق دینے کے لئے اللہ تعالیٰ ایسے موقع پیدا کرتا ہے کہ انہی فتووں کا نشانہ یہ فتوے حاصل کرنے والے بن جاتے ہیں۔

مصر سے ہماری ایک خاتون ہیں جہاد صاحبہ، کہتی ہیں کہ میرے والد صاحب ایک تنظیم اخوان المسلمین کے ساتھ تعلق رکھتے تھے اور اس کی اندھی تقلید کرتے تھے۔ اسی تنظیم نے احمدیت کے نعوذ باللہ ...... سے خارج ہونے کا ایک اور مصری تنظیم دارالافتاء سے فتویٰ نکالا تھا۔ ایک مرتبہ میرے والد صاحب نے ہمارے اقرباء کے سامنے ہم پر ایک جھوٹا الزام عائد کیا۔ اس وقت مَیں نے انتہائی لاچارگی کے عالم میں ہاتھ اٹھائے اور دعا کی کہ اپنے فضل سے ہماری تائید فرما اور اس سے انتقام لے جو جھوٹ بول کر حق بولنے کا دعویٰ کرتا ہے۔ مَیں نے دعا کی کہ اے اللہ! اگر حضرت مسیح موعود سچے ہیں تو کوئی نشان دکھا۔ کہتی ہیں مَیں اس وقت شوال کے روزے سے تھی اور مغرب کی نماز کے قریب کا

وقت تھا۔مَیں نے ٹی وی آن کیا کہ مصر کے حالات کے بارے میں خبریں سنوں تو میری حیرانی کی انتہا نہ رہی کہ الازہر نے اخوان المسلمین کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا تھا اور انہیں مرتد قرار دیا تھا۔اس پر مَیں نے نعرہ تکبیر بلند کرتے ہوئے کہا کہ حضرت مسیح موعود درحقیقت حق پر ہیں۔مصر میں جامعۃ الازہر سے جاری کردہ فتوے کو دارالافتاء کی طرف سے جاری کردہ فتوے پر زیادہ اہمیت دی جاتی ہے۔میں نے اپنے والد صاحب سے کہا کہ اب دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو کیسا جواب ملا کہ آپ نے ایک فتویٰ نکالا اور اس کے بالمقابل آپ کو ایک زیادہ قوی فتویٰ اللہ تعالیٰ نے جواب میں دیا کہ حضرت مسیح موعود ہی حق پر ہیں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''وہ وقت کہ ایک دو آدمی ہمارے ساتھ تھے اور کوئی نہ تھا اور اب دیکھتے ہیں کہ جوق در جوق آ رہے ہیں۔ یَـأْتُوْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْق اور پھر اتنی ہی بات نہیں بلکہ اس کے اوپر ایک اَور حاشیہ لگا ہوا ہے کہ مخالفوں نے ناخنوں تک زور لگایا کہ لوگ آنے سے رُکیں مگر آخر کار وہ فقرہ پورا ہو کر رہا۔اب جو نیا شخص ہمارے پاس آتا ہے۔وہ اِسی الہام کا ایک نشان ہوتا ہے۔''

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 370۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر ایک جگہ فرمایا کہ:''اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ ہماری جماعت کا ایمان کمزور رہے۔......اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جماعت کے ایمان کو بڑھانے کے لئے نشانات ظاہر کر رہا ہے۔''

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 356۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کا سلسلہ آج تک جاری ہے۔لیکن کچھ ایسے بدقسمت ہیں جو نہ نشانات دیکھ کر سبق حاصل کرتے ہیں، نہ حق کو پہچاننے کی کوشش کرتے ہیں بلکہ مخالفت میں ترقی کر رہے ہیں۔ایسے لوگ پھر ایک دن اپنے انجام کو دیکھیں گے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''خدا نے مجھے مامور کیا ہے۔خدا نے مجھے بھیجا ہے۔وہ دیکھتے (یعنی مخالفین دیکھتے) کہ کیا جس شخص نے اپنا آنا خدا کے حکم سے بتایا ہے وہ خدا کی نصرتیں اور تائیدیں بھی اپنے ساتھ رکھتا ہے یا نہیں۔مگر انہوں نے نشان پر نشان دیکھے اور کہا کہ جھوٹے ہیں۔انہوں نے نصرت پر نصرت اور تائید پر تائید دیکھی لیکن کہہ دیا کہ سحر ہے۔'' (جادو ہے۔) ''مَیں ان لوگوں سے کیا امید رکھوں جو خدا تعالیٰ کے کلام کی بے حرمتی کرتے ہیں۔خدا کے کلام کے ادب کا تقاضا تو یہ تھا کہ اس کا نام سنتے ہی یہ ہتھیار ڈال دیتے مگر یہ اَور بھی شرارت میں بڑھے۔اب خود دیکھ لیں گے کہ انجام کس کے ہاتھ ہے۔''

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 437۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اللہ تعالیٰ اِن مخالفین کو بھی جلد اُن کے انجام دکھائے اور احمدیت کا قافلہ جو انشاء اللہ تعالیٰ آگے بڑھتا چلا جائے گا اس کو اور تیزی سے آگے بڑھاتا چلا جائے اور ہم بھی ہمیشہ اس کا حصہ بنیں رہیں۔

نماز جمعہ کے بعد مَیں کچھ جنازے پڑھاؤں گا۔مکرم جمیل احمد گُل یارِ گل صاحب ہیں جو کہ لمبے عرصے سے جرمنی میں مقیم ہیں۔جلسہ سالانہ یوکے پر فیملی کے ساتھ آئے ہوئے تھے۔دو فیملیوں کے ساتھ دو گاڑیوں میں تھے۔3 ستمبر کو یہ واپس جرمنی جا رہے تھے تو رات کو لمبرگ (Limburg) شہر کے قریب جہاں سڑک پر کام ہو رہا تھا ان کی گاڑی کو حادثہ پیش آیا جسے ان کی بیٹی چلا رہی تھی۔اس حادثے میں پیچھے سے آنے والی ایک گاڑی نے اوورٹیک کرنے کی کوشش میں ان کی گاڑی سے ٹکر ماری جس کے باعث ان کا توازن قائم نہ رہا۔گاڑی دوسری Lane میں چلی گئی اور مخالف سمت سے آنے والی گاڑیوں سے ٹکرا گئی۔اس کے نتیجے میں جمیل احمد صاحب کی اہلیہ امۃ الحمید صاحبہ، ان کی پوتی عزیزہ سلینہ جمیلہ احمد عمر 11 سال اور نواسی فاتحہ رانا عمر 10 سال موقع پر ہی اللہ تعالیٰ کو پیاری ہو گئیں۔جبکہ جمیل صاحب کی بیٹی حُمدیٰ جو گاڑی چلا رہی تھیں وہ اور ان کا نواسہ شدید زخمی ہو کر قومے میں چلے گئے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی حالت اب بہتر ہے۔اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

مکرمہ امۃ الحمید صاحبہ نے تقریباً 15 سال بطور صدر لجنہ اماء اللہ آفن باخ خدمت کی توفیق پائی اور بیت الجامع آفن باخ (Offenbach) کے سنگ بنیاد کے موقع پر اینٹ رکھنے کی سعادت بھی پائی۔مرحومہ مکرم رانا کرامت اللہ خان صاحب سابق امیر ضلع مانسہرہ کی بیٹی تھیں جنہیں اسیر راہ مولیٰ رہنے کی سعادت نصیب ہوئی اور السلام علیکم کہنے پر پہلا مقدمہ بھی آپ پر ہوا تھا۔اللہ تعالیٰ ان مرحومین کے درجات بلند فرمائے۔مغفرت کا سلوک فرمائے اور پیچھے رہنے والوں کو صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔

وقت کی ضرورت

جناب علامہ حسین احمد اعوان اپنے کالم میں لکھتے ہیں:۔

مملکت خداداد پاکستان آج جن گوناگوں مسائل اور مشکلات سے دوچار ہے ان میں ایک بڑا سنگین اور اہم مسئلہ فرقہ واریت کا ہے۔فرقہ واریت بہت سے مسائل کی جڑ ہے اور یہ بیشمار برائیوں کو جنم دیتی ہے۔یہیں سے نفرت، حقارت، دہشت گردی، قتل و غارت اور انتشار جیسے گھناؤنے مسائل جنم لیتے ہیں۔

پاکستان کے ازلی اور ابدی دشمنوں نے جہاں اس کی سالمیت، استحکام اور یکجہتی کو پارہ پارہ کرنے کے لیے کئی اطراف میں باہمی نفرتیں پھیلا کر ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان کے ہاتھوں مروانا بھی ہے۔

کچھ عرصہ سے پاکستان میں بعض خفیہ ہاتھ فرقہ واریت کی آڑ میں ان نفرتوں کو ہوا دے رہے ہیں اور اسی بنا پر پاکستان میں دہشت گردی نے سر اٹھانا شروع کر دیا ہے۔بات یہاں تک بڑھی کہ مساجد اور مدرسے، امام بارگاہیں اور عبادت گاہیں بھی اس کی زد میں آگئیں اور آج کوئی مسلمان اللہ تعالیٰ کے گھر میں بھی اپنے آپ کو محفوظ نہیں سمجھتا۔

مسلمانوں نے جو مملکت انگریزوں اور ہندوؤں سے لاکھوں قربانیاں دے کر اس لیے حاصل کی تھی کہ وہ یہاں امن وسکون کے ساتھ رہیں گے اور یہاں انہیں جان و مال اور عزت و آبرو کا تحفظ حاصل ہوگا۔اس ملک میں دہشت گردوں نے ایک ایک مسجد اور امام بارگاہ میں درجنوں مسلمانوں کو خون میں نہلا دیا اور کتنے دکھ کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ ریز بوڑھوں، جوانوں اور معصوم بچوں کو بھی نہیں بخشا گیا۔

دہشت گرد کا کوئی مذہب نہیں ہوتا یہ شیعہ ہے نہ سنی نہ یہ پاکستانی ہے نہ انسان بلکہ یہ انسان کے روپ میں شیطان ہے۔

آج تک ہزاروں بے گناہ اور معصوم مسلمان ان دہشت گردوں کی وحشیانہ کارروائیوں کے نتیجہ میں اپنی قیمتی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔سینکڑوں خواتین بیوہ اور ہزاروں بچے یتیم ہوگئے ہیں۔افسوس کہ تقسیم ہندوستان سے قبل جبکہ یہاں غیر مسلم حکمران تھے اور ہندو، سکھ اور مسلمان اکٹھے رہتے تھے اس وقت بھی کسی غیر مسلم کو جرأت نہ ہوتی تھی کہ وہ مسجد یا عبادت گاہوں میں گھس کر نماز پڑھتے مسلمانوں کو اس بیدردی کے ساتھ شہید کر دے مگر آج ہمارے سر شرم کے ساتھ جھک جاتے ہیں جب مسلمانوں کی آزاد مملکت جس کو ہم اسلام کا قلعہ کہتے ہیں اس کی مساجد امام بارگاہیں اور عبادت گاہیں حتیٰ کہ قبرستان بھی محفوظ نہیں رہے اور دہشت گرد جب چاہیں بے گناہ انسانوں کا خون ناحق بہا کر انہیں خون سے رنگین کر دیتے ہیں۔

دہشت گردی کسی مسئلہ کا حل نہیں اور نہ ہی آج تک کسی قوم کو گولیوں اور تلواروں کے بل بوتے پر زیر کر کے ختم کیا جا سکا ہے لہٰذا تمام علماء کرام، مذہبی رہنماؤں، دانشوروں، صحافیوں اور حکمرانوں کو مل بیٹھ کر دہشت گردی کے خاتمہ کے لیے حل تلاش کرنا چاہئے۔

اس عظیم مقصد کے لیے اتحاد امت کی اشد ضرورت ہے۔اتحاد بین المسلمین ہی دہشت گردی کے خاتمہ کا واحد حل ہے اور یہی سلامتی کا راستہ ہے۔

آج ضرورت اس امر کی ہے کہ حکومت اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے کے لئے تمام مکتبہ فکر کے علماء کرام کو اعتماد میں لے اور دہشت گردوں کی سرکوبی کے لیے کوئی دباؤ خاطر میں نہ لائے۔

(روزنامہ انصاف لاہور 16 مارچ 2003ء)

درخواست دعا

مکرم رانا عبدالحکیم خان صاحب کاٹھگڑھی دارالعلوم شرقی نور ربوہ لکھتے ہیں۔

خاکسار مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہے چند دن طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں بھی زیر علاج رہا ہوں۔گو اب گھر پر ہوں مگر ہنوز دعاؤں کی ضرورت ہے۔

اسی طرح میری اہلیہ محترمہ آصفہ بیگم صاحبہ بھی ان دنوں علیل ہیں احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اور خاکسار اور اہلیہ کو شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔آمین

انجیر۔ خوش ذائقہ پھل

انجیر کو جنت کا پھل کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ہے کہ ’’قسم ہے انجیر کی اور زیتوں کی اور طور سینا کی‘‘ (سورہ التین) یہ کمزور دبلے پتلے لوگوں کے لئے نعمت بیش بہا ہے۔ انجیر جسم کو فربہ اور سڈول بناتا ہے۔ چہرے کو سرخ وسفید رنگ عطا کرتا ہے۔ انجیر کا شمار عام اور مشہور پھلوں میں ہوتا ہے۔

پھگوڑی انجیر کو بنگالی میں آنجیر، عربی میں التین انگریزی میں Fig، یمنی میں بلس، سنسکرت، ہندی مرہٹی، گجراتی میں انجیر اور پنجابی ہنجر کہتے ہیں۔ اس کا نباتاتی نام فیکس کیریکا Fixcus Carica ہے۔

عام پھلوں میں یہ سب سے نازک پھل ہے اور پکنے کے بعد خود بخود ہی گر جاتا ہے اور دوسرے دن تک محفوظ کرنا بھی ممکن نہیں ہوتا۔ فریج میں رکھنے سے یہ پھٹ جاتا ہے۔ اس کے استعمال کی بہترین صورت اسے خشک کرنا ہے۔ اسے خشک کرنے کے دوران جراثیم سے پاک کرنے کیلئے گندھک کی دھونی دی جاتی ہے اور آخر میں نمک کے پانی میں ڈبوتے ہیں تاکہ سوکھنے کے بعد نرم وملائم رہے۔

انجیر کھانے میں خوش ذائقہ ہے۔ اس لئے ہر عمر کے لوگوں میں اسے پسند کیا جاتا ہے۔ عرب ممالک میں خاص پور پر اسے پسند کیا جاتا ہے۔ ہمارے ہاں بھی بکثرت دستیاب ہے اور اسے ڈوری میں ہار کی شکل میں پروکر مارکیٹ میں لاتے ہیں۔ یہ بنیادی طور پر مشرق وسطیٰ اور ایشیائے کوچک کا پھل ہے۔ اگرچہ یہ برصغیر پاک وہند میں بھی پایا جاتا ہے۔ مگر اس علاقے میں مسلمانوں کی آمد سے پہلے اس کا سراغ نہیں ملتا۔ اس لئے یہ خیال کیا جاتا ہے کہ عرب سے آنے والے مسلمان اطباء یا ایشیائے کوچک سے منگول اور مغل اسے یہاں لائے۔

انجیر کے اندر پروٹین، معدنی اجزاء، شکر، کیلشیئم، فاسفورس پائے جاتے ہیں۔

دونوں انجیر یعنی خشک اور تر میں وٹامن اے اور سی کافی مقدار میں ہوتے ہیں۔ وٹامن بی اور ڈی قلیل مقدار میں ہوتے ہیں۔ ان اجزا کے پیش نظر انجیر ایک مفید غذائی دوا کی حیثیت رکھتا ہے اس لئے عام کمزوری اور بخار میں اس کا استعمال اچھے نتائج کا حامل ہوگا۔

انجیر کو بطور میوہ بھی کھایا جاتا ہے اور بطور دوا بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ فضلات کو خارج کرتا ہے۔ مواد کو باہر نکال کر شدت حرارت میں کمی کرتا ہے۔ جگر اور تلی کے سدوں کو کھولتا ہے۔

انجیر کی بہترین قسم سفید ہے۔ یہ گردہ اور مثانہ سے پتھری کو تحلیل کر کے نکال دیتا ہے۔ زہر کے مضر اثرات سے بچاتا ہے۔ انجیر کو مغز بادام اور اخروٹ کے ساتھ ملا کر استعمال کریں تو یہ خطرناک زہروں سے محفوظ رکھتا ہے۔ اگر بخار کی حالت میں مریض کا منہ بار بار خشک ہو جاتا ہو تو اس کا گودہ منہ میں رکھنے سے یہ تکلیف رفع ہو جاتی ہے۔ اس کو نہار منہ کھانا بہت سے فوائد کا حامل ہے۔

انجیر کو پانی میں بھگو کر رکھیں۔ چند گھنٹے بعد پھول جانے پر دن میں دو بار کھائیں، دائمی قبض دور ہو جاتی ہے۔

خشک انجیر کو رات بھر پانی میں رکھ دیا جائے تو وہ تازہ انجیروں کی طرح پھول جائے گا۔ اسے کھانے سے گلہ بیٹھ جانا یا بند ہو جانے کے امراض نہیں پیدا ہوتے۔

تازہ انجیر توڑنے سے جو دودھ نکلتا ہے اس کے دو چار قطرے برص (سفید داغ) پر ملنے سے داغ ختم ہو جاتے ہیں۔

انجیر خون کے سرخ ذرات میں اضافہ کرتا ہے اور زہریلے مادے ختم کر کے خون کو صاف کرتا ہے۔

انجیر تازہ اور نرم لینی چاہئے۔ کالی اور سوکھی انجیر میں بعض اوقات سفید کیڑے نظر آتے ہیں۔ ایسا انجیر بہت نقصان دہ ہوتی ہے۔

(روزنامہ ایکسپریس 12 ستمبر 2014ء)

اجتماع مجلس انصاراللہ ضلع اسلام آباد

مکرم محمد یوسف بقاپوری صاحب نائب ناظم مجلس انصاراللہ ضلع اسلام آباد تحریر کرتے ہیں۔

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصاراللہ ضلع اسلام آباد کو مورخہ 19/اکتوبر 2014ء کو سالانہ اجتماع کروانے کی توفیق ملی۔ جس کا آغاز انفرادی نماز تہجد سے ہوا۔ پہلے اجلاس کی کارروائی محترم امیر صاحب ضلع نے کی۔ بعد ازاں ورزشی مقابلہ جات رسہ کشی، بیڈمنٹن، مشاہدہ معائنہ اور کلائی پکڑنا ہوئے۔ ظہرانہ کے بعد علمی مقابلہ جات تلاوت قرآن کریم، نظم، تقریر اور فی البدیہہ تقریر ہوئے۔ بعد ازاں نائب ناظم صاحب ایثار نے ہارٹ اٹیک کا سبب اور حفاظتی تدابیر پر لیکچر دیا۔

اختتامی اجلاس کے لئے مرکز سے مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان اور قائد اصلاح وارشاد مکرم عبدالسمیع خان صاحب تشریف لائے۔ صدر مجلس نے مقابلہ جات میں پوزیشن لینے والوں میں انعامات تقسیم کئے۔ اور خطاب کیا۔ اس کے بعد سوال وجواب کی مختصر مجلس ہوئی۔ دعا کے ساتھ یہ اجتماع اختتام پذیر ہوا آخر پر تمام شاملین کو چائے پیش کی گئی۔ اس اجتماع میں 198 انصار 11 خدام 5 اطفال اور 12 مہمانان کرام نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ اس کے نیک نتائج پیدا کرے۔ آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 5۔ نومبر

طلوع فجر	5:04
طلوع آفتاب	6:25
زوال آفتاب	11:52
غروب آفتاب	5:18

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

خدا کے فضل ورحم کے ساتھ
اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
سونے کے زیورات کے جدید اور اعلیٰ منفرد ڈیزائن
گولڈ پیلس جیولرز
بلڈنگ ایم ایف سی اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: طارق محمود اظہر
03000660784
047-6215522

وردہ فیبرکس
(سب رنگ آپ کے)
کھدر ہی کھدر، کاٹن، لیلن، وول کھدر، بوتیک شرٹس
تمام ورائٹی انتہائی مناسب ریٹ پر حاصل کریں۔
چیمہ مارکیٹ بالمقابل الائیڈ بینک اقصیٰ روڈ ربوہ
0333-6711362

خوشخبری
سیل۔ سیل۔ سیل
ٹاپ برانڈز ڈیزائنرز سوٹ
فور سیزن دستیاب ہیں
انصاف کلاتھ ہاؤس
ریلوے روڈ۔ ربوہ فون شوروم: 047-6213961

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور میں جائیداد کی خرید وفروخت کا بااعتماد ادارہ
H2-278 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور
چیف ایگزیکٹو: چوہدری اکبر علی
0300-9488447
042-35301547,35301548
042-35301549,35301550
E_mail:umerestate786@hotmail.com

FR-10

ربوہ آئی کلینک
اوقات کار برائے معلومات 9 بجے سے دوپہر 2 بجے تک
برائے رابطہ فون نمبر: 047-6211707
047-6214414-0301-7972878

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,
Sheets &Coil
JK STEEL
Lahore

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل
بالمقابل ایوان محمود ربوہ
گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک بااعتماد ادارہ
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

Study Abroad
Get Admission in Top Level Universities / Colleges / Schools in UK, USA, Canada, Australia, New Zealand, Malaysia, Ireland, Holland & China.
IELTS™
English for International Opportunity
iTEP Training & Testing Center
Training By Qualified Teachers
International College of Languages
ICOL
Visit / Settlement Abroad:
→ Jalsa Visa
→ Apeel Cases
→ Visit / Business Visa.
→ Family Settlement Visa.
→ Supper Visa for Canada.
EC Education Concern
Education Concern® (British Council Trained Education Consultant)
67-C, Faisal Town, Lahore
042-35162310 / 35177124 / 0302-8411770/0331-4482511
www.educationconcern.com
info@educationconcern.com
Skype ID: counseling.educon

Lets Fly Air International
پوری دنیا کے لئے Domestic اور International ٹکٹس Reservation کی سہولت
اور ہر طرح کی ٹکٹس کی Reconfirmation کی سہولت موجود ہے۔
دنیا کے تمام ممالک کے لئے Hotel Booking اور Health Insurance کی جاتی ہے
Toefl, Ielts, City and guids (Esol) کی رجسٹریشن کی سہولت میسر ہے۔
نیز Deawoo Express کی ٹکٹس دستیاب ہیں۔
College Road, Near Aqsa Chowk (Rabwah)
0336-5004501, 0334-6204170, 047-6211528-29
Email:letsflyair@hotmail.com